حقیقت ِ اسم ِ اللہ

اللہ کے اسم کی مدد سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

ھدیہ

میں ھدیہ کرتا ہوں اپنے مظلوم امام خالق ِابد و ازل مولا حسینؑ کو جنھوںؑ نے نوک ِسناں پر اللہ تعالی کی صفت حیٌ (ایسا زندہ جسے موت نہیں) کی دلیل ظاہر کی۔اور محسن ِتوحید و نبوت و امامت جناب بی بی پاک سیدہ زینب صلوات اللہ علیھا کو۔ جو اس صفت میں شریک ہے ۔کیونکہ وہ پاک بی بیؑ شریکۃالحسینؑ ہے۔

اللہ جل جلالہٗ

"وما قدروا اللہ حق قدرہ"

"انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی۔جو اس کی قدر کا حق تھا۔"

(سورہ انعام آیت۔۹۲)

امام جعفر صادقؑ : اسم اللہ کے لفظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"آلاء اللہ علی خلقہ من النعیم بولایتنا ۔واللام ءالزام اللہ خلقہ ولایتنا قلت : فالھاء ؟ قال: ھو ان لمن خالف محمدؐ و آل محمدؐ صلوۃ اللہ علیھم ۔"

ترجمہ۔:

اللہ کے لفظ (الف) سے مراد ''آلاء'' (نعمت) یعنی مخلوق پر جو نعمتیں ہیں۔ وہ ہماری ولایت کی نعمت سے ہیں۔

اللہ کے لفظ (لام) سے مراد ''الزام'' (لازم) یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر ہماری ولایت کو لازم قرار دیا ہے۔

اللہ کے لفظ (ہ) سے مراد ''ھوان'' (پستی) یعنی جس نے محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت کی وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

(التوحید اردو۔ صفحہ۔ ۱۹۰۔ ۳۸۴ ھجری۔ شیخ صدوق ۔ معانی الاخبار ۔ شیخ صدوق ۔ صفحہ ۴۳ ۔ تفسیر برھان ۔ جلد ۱ ۔ صفحہ ۴۴ ۔ القطرہ ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۵۹ ۔ تاویل الایات ۔ جلد ۱ ۔ حدیث ۲)

نوٹ: ''(قرآن کریم میں جتنی آیتوں میں نعمت، نعیم، آلاٗ یعنی اللہ کی کُل نعمتوں کا ذکر آیا ہے۔ ان سب کی تفسیر میں ہے کہ وہ نعمت محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

(حیات القلوب جلد ۳ ۔ صفحہ ۵ علامہ مجلسی۔ تفسیر برھان۔ القطرہ۔ غایۃً المرام۔ وغیرہ وغیرہ)''

تبصرہ :

والدین جب اپنے بچوں کا نام رکھتے ہیں تو جو سب سے اچھا ہوتا ہے۔ یا جن سے بہت محبت ہوتی ہے۔ یا جنکی عظمت انکے دل میں بہت ہوتی ہے۔ وہ نام رکھتے ہیں۔ اکثر اللہ کے نام پر بھی نام رکھتے ہیں۔ مثلاً قادر۔ مالک۔ خالق۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنا نام اللہ رکھنا چاہا تو آلاء سے الف لیا۔ یہ آلاء (نعمت) اللہ کے حبیبؐ اور انکے اہلبیتؑ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ اس آلاء کی عظمت و بلندی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ علی و عظیم اپنے پاک نام لفظ ''اللہ'' کی ابتدا اپنی آلاء (اہلبیتؑ) کے الف سے کرتا ہے ۔

۲۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہلبیتؑ کی ولایت عظیم اور محبوب ہے۔ سوائے اہلبیتؑ کی ولایت کے اپنی مخلوق پر کوئی چیز لازم نہیں کی ہے۔ اس عظیم ولایت کے لازم (ءالزام) کے لام سے لفظ اللہ کا لام لیا۔

۳۔ اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت محمدؐ و آل محمدؐ اور انکیؑ ولایت کی مخالفت کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے پست و ذلیل اور رسوا کیا۔ یعنی ان سے بیزاری (تبراء) کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنے اوپر ایسا لازم کیا کہ دشمن اہلبیتؑ کی پستی (ھوان) سے لفظ اللہ کا ہ لیا۔

امام جعفر صادقؑ نے صرف الہ کی تفسیر کی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت اور انکیؑ ولایت پر ایمان اور انکےؑ دشمنوں (مخالفوں) سے اظہار برءات (تبراء) اللہ کی تفسیر ہے۔ اگر کوئی اس طرح سے اللہ کی معرفت رکھ کر عبادت کرتا ہے۔ تو یہ اللہ کی عبادت ہوگی۔ اور اگر اسطرح سے نہیں ہے۔ تو وہ اللہ کے غیر کی عبادت ہوگی۔ امام موسی کاظمؑ فرماتے ہیں کہ۔ ''جس میں ہماری ولا نہیں۔ جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو اللہ اس پر لعنت بھیجنا شروع کر دیتا ہے۔ (اقوال المعصومینؑ ۔ص۔۲۳۱) اہلبیتؑ کی عظمت و بلندی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ لوگ اللہ کے نام پر نام رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اہلبیتؑ پر اپنا نام رکھتا ہے۔ صلوات۔

(الف)۔ ''آلاء''۔ (نعمت)۔ ''اللہ کی مخلوق پر جو نعمتیں ہیں۔ وہ ہماریؑ ولایت کی نعمت سے ہیں۔''

تبصرہ :

یعنی کائنات میں جس مخلوق کو جو بھی نعمتیں ملی۔ وہ ۱۴ معصومینؑ کے جو اللہ کی اپنی عظیم و اعلیٰ نعمت ہیں۔ اُنؑ کی ولایت کے ذریعے ملی۔ اب جسے بھی رزق۔ صحت و تندرستی۔ مال و دولت۔ نیک اولاد

۔شفاء۔نماز۔ذکاۃ۔روزہ۔اسلام۔ایمان۔تقویٰ اور جنت کی نعمت چاہئے۔تو یہ کُل نعمت صرف محمدؐ و آل محمدؐ ہی دی سکتے ہیں۔وہ بھی انکی ولایت کے صدقے میں کیونکہ انؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ انما ولیکم اللہ و رسولہٗ والذین آمنو .... سوائے ان کے کوئی نہیں ہے کہ۔''اللہ ولی ہے اسکا رسولؐ اور ......زکواۃ دینے والاؑ جو راکعون ہے''۔اللہ نے اپنے ولی ہونے کا ذکر کے ساتھ رسولؐ اور مولاعلیؑ کا ذکر کیا۔یعنی تینوں پاک سرکار کی ولایت ایک ہے ۔

امام باقرؑ نے فرمایا کہ : ۔ ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔اللہ نے کسی نبی کو اسکے بغیر نہیں بھیجا۔ ۔ (بصائرالدرجات۔باب۔۱۰۔حدیث۔۱۔۲۔۳)

اللہ تعالیٰ نے کل مخلوق پر ولایت کے ذریعے نعمت نازل کی۔ یعنی جو اللہ نے پہلی مخلوق پیدا کی ۔اُس سے نعمت شروع کی۔یعنی ولایت پہلے سے موجود تھی۔تب ہی پہلی مخلوق کو نعمت ملی۔

رسول اللہؐ فرماتے ہیں :

'' فنحن صنائع اللہ والخلق بعد لنا صنائع۔'''' ہمارے موجود ہونے کے بعد دوسرے موجودات کو ہمؑ نے خلق کیا۔''(بحارالانوار۔جلد۔۳۳۔صفحہ۔۵۸۔القطرہ۔اردو۔جلد۔۳۔صفحہ۔۸۳)

یعنی یہ ۱۴ (چودہ) معصومینؑ مخلوق میں شامل نہیں ہے۔اور مخلوق سے پہلے کے ہیں۔ اور قیامت کے دن اِس نعمت (ولایت) کا سوال کیا جائے گا۔

آیت :

ثم تسئلن یومئذِ عن النعیم (سورہ تکاثر پ۳۰ ع ۲۷)

ترجمہ :

اُس دن (قیامت) میں نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔؟

تفسیر :

امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

''خدا نے جو چیزیں اپنے بندوں کو اپنے فضل و کرم سے جو چیزیں عطا کی ہے۔ان کا سوال نہیں کرے گا۔اور نہ انکا احسان جتلائے گا۔بندے ایک دوسرے کو کھانا کھلا کر احسان نہیں جتلاتے تو خدا کس طرح پوچھے گا کہ تم نے کیا کھایا اور کیا پیا۔اصل میں نعیم سے مراد ہم اہلبیتؑ کی محبت اور صرف ہماری امامت کا اقرار ہے۔جو دین و دنیا میں اس پر اعتماد رکھے گا تو مرنے کے بعد اسکو جنت کی ان نعمتوں میں پہنچا دیا جائے گا جو ہرگز زائل ہونے والی نہیں۔''

(حیات القلوب۔جلد۔۳۔صفحہ۔۲۴۸۔علامہ مجلسی۔عیون اخبار رضا ۔جلد۔ا۔حدیث۔۸۔غایۃ المرام۔حدیث۔۵۔ص۔۱۴۹)

مولا علیؑ فرماتے ہیں۔''ان لوگوں پر مال اور صحت بدن کی نعمتیں نازل نہیں کی گئی ہیں۔اگرچہ یہ تمام چیزیں بھی اللہ تعالی کی ظاہر و آشکار نعمتیں ہیں۔کیا تم دیکھتے نہیں کہ یہ نعمتیں پانے والے کبھی کفار اور فاسق بھی ہوتے ہیں۔پس تم کو شوق نہیں دلایا گیا ہے کہ تم دعا مانگو کہ خدا تم کو ان (مال وصحت پانے والے کفار اور فاسقوں) کے راستوں کی جانب رہنمائی کرے۔تم کو فقط اس دعا کا حکم دیا گیا ہے کہ ہدایت مانگو اس راستے کی جن پر نعمت نازل کی گئی ہے۔(معانی الاخبار۔صفحہ۔۴۷۔شیخ صدوق)

تبصرہ:

یعنی قیامت کے دن دنیاوی نعمتوں کا سوال نہیں ہوگا۔بلکہ قیامت کے دن صرف اس نعمت (ولایت) کا سوال ہوگا۔جس سے مراد اہلبیتؑ کی محبت اور امامت کا اقرار ہے۔

یعنی اپنے والدین۔اپنی اولاد۔مال وعزت (وغیرہ وغیرہ) سے زیادہ اہلبیتؑ سے محبت کرے۔کسی مولوی کا فتوی اہلبیتؑ کی محبت میں آڑے نہ آئے۔اور صرف انہیؑ کی امامت کا اقرار کرے۔کسی اور کو امام نہ بنائے۔اگر کسی نے دنیا میں انکار نہیں کیا ہے۔تو آخرت میں بھی انکار

نہیں کرے گا۔ (فروع دین کے ایک رکن نماز کے تشہد میں مولا علیؑ کی گواہی کا انکار تو نہیں کیا۔؟)
دین کے احکام پہنچانا امامت کا کام ہے۔تو صرف اللہ تعالی کے مقرر کردہ امامؑ سے احکام دین حاصل کرے۔کسی اور سے نہیں۔امامؑ کے فرمان کے مطابق اگر دنیا میں کسی کا یہ عقیدہ ہے۔تو جنتی ہے۔اگر یہ عقیدہ نہیں تو دوزخ ان لوگوں کی منتظر ہے۔

(لام) ''اللہ نے اپنی مخلوق پر ہماریؑ ولایت کو لازم قرار دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمان ومومن اور انسانوں پر نہیں بلکہ کل مخلوق پر محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت کو لازم قرار دیا۔واجب نہیں بلکہ لازم قرار دیا۔

نماز اور روزہ واجب ہے۔لیکن بالغ ہونے سے پہلے واجب نہیں ہے۔عورتوں کے چند مخصوص ایام پر واجب نہیں ہے۔بیماری بیہوشی وغیرہ وغیرہ میں واجب نہیں ہے۔اسی لئے خدا نے قضا اور قصر رکھا ہے۔

حج و روزہ واجب ہے ۔ مگر استطاعت نہ ہو تو واجب نہیں ہے۔

مگر محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت پیدا ہونے سے لے کر موت تک واجب نہیں لازم ہے۔اسکی معافی اور چھوٹ نہیں ہے۔

کوئی نبیؑ مبعوث نہیں ہوتا ہے۔جب تک ولایت کا اقرار نہ کیا ہو۔حتیٰ کہ اللہ نے اپنے پیارے نبیؐ پر بھی لازم کیا ہے۔ یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک.................(المائدہ۔٦٧)
''تبلیغ کر جو اللہ نے نازل کیا ہے۔اگر آپؐ نے یہ کام سرانجام نہ دیا تو آپ نے اپنی رسالت کی تبلیغ نہیں کی۔'' یعنی یہ اعلان ولایت ہی رسولؐ کی رسالت ہے۔یعنی رسولؐ اللہ مولا علیؑ کی ولایت کی تبلیغ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ رسول اکرمؐ نے

توحید،عدل،نبوت،قیامت،نماز،زکوۃ،روزہ،حج،خمس یعنی سارے اذکار و اعمال کی امت کو تعلیم دے دی۔مگر اللہ فرماتا ہے۔کہ آپؐ نے رسالت کا کام انجام نہیں دیا ہے۔یعنی اللہ کے نزدیک یہ سب اعمال ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔اور امام علیؑ کی ولایت زیادہ ''لازمی'' ہے۔اور جب جیسے ہی رسولؐ اللہ نے مولا علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت نعمتی''۔ آج کے دن تمہارے لئے دین کو مکمل کیا۔اور تم پر میری ''نعمت'' تمام ہوگئی۔

یعنی امام کی ولایت کے بغیر دین ناقص رہتا ہے۔فروع دین یعنی نماز ناقص۔زکوۃ ناقص۔روزہ،حج وغیرہ وغیرہ ناقص اور اصول دین میں قیامت۔نبوت۔عدالت اور توحید تک کامل نہیں ہوتی ہے۔جب تک امامؑ کی ولایت شامل نہ ہو۔اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ نماز تو کیا میرے حبیب کی رسالت اور میری توحید مکمل نہیں ہوتی۔''اور مولوی کہتا ہے کہ تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں: قیامت میں ایک ندا بلند ہوگی کہ جو لوگ توحید اور محمد مصطفیٰؐ کی گواہی دیتے ہیں۔تو انہیں جنت کی طرف لے چلو۔فرشتے انہیں جنت کی طرف لے کر جا رہے ہوں گے کہ قدرت کی طرف سے آواز آئے گی:

''واقفو انھم مسئولون'' (الصافات۔۲۴)

''انھیں روکو۔ان سے سوال کیا جائے گا۔''

ابھی ان سے علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا سوال ہونا ہے۔

آواز قدرت آئے گی: میرے بندو اور میری کنیزو! میں نے محمد مصطفیٰؐ کی گواہی کے ساتھ ایک اور گواہی کا بھی حکم دیا تھا۔

جو لوگ حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی دیں گے۔تو ان کا ثواب کئی گنا بڑھا کر انھیں دیا جائے گا۔اور انھیں قابلِ احترام مقام پر ٹھہرایا جائے گا ۔اور جن لوگوں نے یہ گواہی نہ دی ہوگی۔تو ان کو توحید و نبوت کی گواہی کوئی فائدہ نہ دے گی۔اور ایسے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

''ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس مقام پر جھوٹ کا سہارا لیں گے۔اور کہیں گے کہ ہم علیؑ کی ولایت کی گواہی دیا کرتے تھے اور ہم آلِ محمدؐ سے محبت کرتے تھے۔''اس وقت آوازِ قدرت آئے گی۔کہ تمہاری بات کی تصدیق ہم خود علی ابن ابی طالبؑ سے ہی کرائیں گے۔

حضرت علیؑ سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ لوگ آپؑ کی ولایت کی گواہی دیتے تھے۔اور کیا یہ آلِ محمدؐ سے محبت رکھتے تھے۔ ؟

حضرت علیؑ کہیں گے کہ میرے دوستوں کے لئے جنت خود گواہی دے گی۔چنانچہ جو آپؑ کے محبّ ہوں گے۔اُن کے مشام تک جنت کی خوشبو آئے گی۔اور انہیں جنت میں لے جایا جائے گا جہاں انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔اور جو جھوٹے ہوں گے ان تک دوزخ کی گرم ہوا اور دھوئیں کے بادل آئیں گے۔فرشتے انہیں اٹھا کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔

(تفسیر امام حسن عسکریؑ صفحہ۲۰۶ حدیث ۲۷۵،۲۷۲ ۔ غایۃً المرام جلد۳ صفحہ ۱۶۰،۱۶۱،۱۶۲)

تبصرہ :

مولاؑ کے فرمان کے مطابق مرد اور عورتیں جنت کی طرف جا رہے ہونگے۔یعنی سارے اعمال بھی قبول اور توحید اور نبوت کی گواہی بھی قبول۔مگر اللہ انہیں روک کر مولا علیؑ کی ولایت کی گواہی کا سوال کرے گا۔جس نے زندگی بھر کسی بھی لمحے ولایت کی گواہی کا انکار نہیں کیا ہوگا۔اور آل محمدؐ سے محبت کرتا رہا ہوگا۔ وہ جنت جائے گا۔اور جس نے گواہی نہیں دی ہوگی۔وہ جہنم جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ یہ کون لوگ ہیں جو یہ دعوی کر رہے ہیں کہ اشھد ان علی ولی اللہ بھی پڑھتے ہیں۔اور

آل محمدؑ سے محبت بھی ہے۔؟ اور اللہ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔اور جہنمی ہیں۔کیا یہ لوگ کسی مولوی کے چکر میں آکر کسی لمحے (تشہد) میں ولایت مولا علیؑ کا انکار تو نہیں کر دیا۔؟ یا کسی فقیہ کے فتوے میں آکر آل محمدؑ کی محبت میں خون بہانے کو حرام تو نہیں کہہ دیا۔؟ قیامت کے دن بس دو سوال ہونگے۔؟؟

مولا علیؑ کی ولایت کا۔اور آل محمدؑ کی محبت کا

یا علیؑ اور یا حسینؑ

(ھ) ھوان۔"جس نے محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت کی۔وہ ذلیل اور رسوا ہوا۔"

آیت : ولاتکونو کاالذین تفرقو و اختلفو منم بعدما جآءکم............(آل عمران۔۱۰۵)

ترجمہ : "ان لوگوں کی طرح سے مت بنو جنھوں نے تفرقہ پیدا کیا۔اور واضع نشانیاں آنے کے بعد اختلاف کیا۔ان لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔"

تبصرہ : امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ۔جس نے ہماری مخالفت کی ہے۔اللہ نے اسے پستی کے مقام تک پہنچا دیا۔(دوزخ کے کئی مقامات ہیں۔جو سب سے زیادہ خطرناک اور ہولناک مقام ہے۔وہ دوزخ کا پست ترین مقام "ویل" ہے۔جس سے ہر جہنمی پناہ مانگے گا) مولاؑ نے کسی قوم یا مذہب۔فرقہ یا افراد کو مخصوص نہیں کیا ہے۔بلکہ جو بھی مخالفت کرے گا۔چاہے وہ کافر و مشرک ہو۔یہودی و عیسائی ہو۔مسلمان و مومن ہو۔مجتہد ہو یا مراجع ہو۔اگر محمدؐ و آل محمدؐ سے اختلاف کرے گا۔یعنی انکےؑ کسی فرمان یا مقام یا فضیلت اور انؑ سے متعلق کسی بھی امر کے متعلق اختلاف کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ

اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔ کیوں کہ یہ اختلاف صرف اہلبیتؑ سے نہیں ہے۔ بلکہ :۔

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں: ہم خدا کے علم کے دروازے ہیں۔ ہمؑ صراط مستقیم ہیں۔ ہمؑ خدا کی وحی (قرآن) کے مفسر ہیں۔ ہم علوم خدا کے صندوق ہیں۔ اور ہم خدا کے رازوں اور ''توحید کے محل ومقام ہیں۔'' (حیات القلوب۔ جلد۔۳۔ صفحہ۔۲۶۱)۔

اور دیگر قرآن واحادیث میں یہ آیا ہے کہ کتاب۔ صلواۃ۔ صوم۔ حج۔ کعبۃ اللہ۔ قبلۃ اللہ۔ آیت اللہ۔ آیت العظمی۔ آیت الکبری۔ اسلام۔ ایمان۔ میزان۔ امانت۔ تقوی۔ نعمت۔ اسماء الحسنی۔ صفات اللہ۔ ارادۃ اللہ۔ مشیت اللہ۔ نفس اللہ۔ روح اللہ۔ عین اللہ۔ لسان اللہ۔ یداللہ۔ وجہ اللہ۔ عنداللہ۔ علم اللہ۔ ولی اللہ۔ سبیل اللہ۔ نوراللہ۔ حجت اللہ۔ اسراراللہ۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ......؟

ان سب سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

(تفسیر برہان۔ تفسیر نورالثقلین۔ التوحید۔ معانی الاخبار۔ غایۃ المرام۔ القطرہ۔ الکافی۔ مشارق الانوار۔ اسرار العلویہ۔ مناقب ابن شہر آشوب۔ اکمال الدین۔۔ حیات القلوب جلد۳۔ صفحہ۔۱۸۷۔۲۴۷۔۳۷۹۔ وغیرہ)

تبصرہ :

یعنی محمدؐ و آل محمدؐ کا انکار مندرجہ بالا اللہ تعالی سے جڑی ہوئی ہر نعمت کا انکار ہے۔ بلکہ یہ معصومینؑ توحید کا مقام ومحل ہیں۔ عظیم واعلی مقام توحید کا انکار ہے۔؟ اور جسے توحید چاہیئے تو اس کا محل (جگہ) یہ اہلبیتؑ ہیں۔ انؑ سے اختلاف۔ انؑ کا انکار۔ انؑ سے دشمنی۔ انؑ سے بغض۔ اور انؑ پر شک کرنا اللہ تعالی کے ساتھ ایسا کرنا ہے۔ امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں: ''جس نے بھی انؑ کی معرفت حاصل کر لی اس نے در واقع خدا کو پہچان لیا ہے اور جس کسی نے بھی انؑ کا انکار کیا درحقیقت اس نے خدا کا انکار کیا''۔ (الثاقب فی المناقب۔ ص۔۵۶۷۔ القطرہ۔ جلد۔۴۔ ص۔۲۴۰۔)

تبصرہ :

اور جن لوگوں نے انکار کیا تو اللہ نے ان لوگوں کو ایسا ذلیل ورسوا کیا۔ کہ قرآن میں ہر باطل اور حرام چیزوں کے بارے میں جتنی آیتیں نازل ہوئی ہیں ان آیتوں کا باطن دشمن اہلبیتؑ کو قرار دیا ہے۔ یعنی جن

آیتوں میں کفار۔ مشرکین۔ اشرار۔ فسق۔ عصیان۔ منکر۔ بغی۔ فحشآء۔ خنزیر۔ احبار۔ رھبان۔ طاغوت۔ ظلمات۔ مفسد۔ ظالم۔ اظلم۔ شیطان۔ منافق۔ سیئہ (مکمل برائی)۔ بغض۔ شجرہ خبیثہ۔ وغیرہ وغیرہ سے مراد انکیؑ دشمنی اور آل محمدؐ کی ولایت کو ترک کرنا ہے۔

(حیات القلوب۔ جلد۔۳۔ صفحہ۔۱۸۷۔۲۴۷۔۳۷۹۔ باقی حوالہ جات اوپر ہے۔)

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ:۔ ''اگر کوئی شخص محمدؐ و آل محمدؐ اور انکے نیک اصحاب یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ تو خدا اس کو ایسا عذاب دے گا کہ اگر وہ عذاب تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب ہلاک ہوجائیں گے۔'' (تفسیر امام عسکریؑ۔ صفحہ۔۳۹۲۔ حدیث۔۲۶۷۔ بحار الانوار جلد۔۲۶۔ ص۔۳۳۱۔ القطرہ۔ جلد۔۱۔ ص۔۸۸۔)

تبصرہ :

کیا کوئی ایسے عذاب کا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ ''حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک اگر کُل انسانوں پر نہیں بلکہ تمام مخلوق پر اس عذاب کو اگر تقسیم کریں تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں۔؟؟''

استغفر اللہ۔ اعوذ و باللہ۔

خدا نے اہلبیتؑ کے ساتھ انکےؑ اصحابؑ کو بھی ایسا عظیم مرتبہ دیا ہے کہ ان سب میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی دشمنی کرے گا۔ تو وہ ہولناک اور دہشت ناک عذاب کا سامنا کرے گا۔

دشمنی کیسے ظاہر ہوتی ہے۔ ''اہلبیتؑ کا کوئی انکار کرے۔ یا انؑ کی فضیلت کا انکار کرے۔ یا شک

کرے۔یا ایک لمحہ بھی توقف کرے۔یا سوچے۔تو وہ اللہ تعالی کی عظیم نعمت اہلبیتؑ کا دشمن ہے۔اب چاہے وہ کافر ہو یا مومن۔مراجع ہو یا متقلد۔اصولی ہو یا اخباری۔اگر دشمنی کرے گا تو پھر وہ ضرور عذاب دیکھے گا۔یہ آخرت کا عذاب ہے۔

اور دنیا میں اللہ تعالی نے دشمنان اہلبیتؑ کے لئے کیسی بدترین ذلت ورسوائی رکھی ہے۔؟

سب سے پہلی ذلت ورسوائی یہ کہ شیطان کو اجازت دی ہے کہ......

آیت : " و شارکھم فی الاموال وا لاولاد "

ترجمہ : تو ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوجا۔(سورہ اسراء۔آیت۔۱۴)

تفسیر :

راوی نے پوچھا ؟ یہ کیسے معلوم ہو کہ بندے میں شیطان کی شراکت ہے یا نہیں ہے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ۔اگر ہمؑ سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے والد کا نطفہ ہے۔اور اگر ہم سے عداوت کرتا ہے تو وہ ابلیس کا نطفہ ہے۔

(تفسیر نور والثقلین۔جلد۔۵۔صفحہ۔۲۳۹)

۱۔(پہلی ذلت)" اہلبیتؑ کے دشمن کے مال اور اولاد میں (شیطان) شریک ہو جاتا ہے۔"

(مدینتہا لمعاجز۔جلد۔۱۔صفحہ۔۷۵۔اردو۔امالی

صدوق۔حدیث۔۶۔القطرہ۔ج۔۱۔صفحہ۔۱۴۹۔اردو)

تبصرہ :

دشمن اہلبیتؑ کے مال میں جب نجس العین شیطان شامل ہوتا ہے۔تو اسکا سارا مال نجس ہو جاتا ہے۔پھر وہ ساری زندگی نجاست کھاتا ہے۔اسی سے اسکا نجس خون بنتا ہے۔اس خون میں شیطان کی نجاست ہوتی ہے۔پھر وہ نکاح کرتا ہے۔اور اسکی اولاد میں شیطان بھی شریک ہوجاتا ہے۔

(یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ لوگ اپنے مال کا خمس سادات (حقدار) کا حق ان کے ہاتھ میں نہیں دیتے۔ بلکہ کسی مولوی کو دے دیتے ہیں۔ اور مولوی انکے مال میں شریک ہوجاتا ہے۔)

(یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی بدنصیب انسان جو اللہ رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کا عقیدہ بھی رکھے۔ سارے فرائض بھی ادا کرے۔ اور اپنے ہی امام معصومؑ کی کسی فضیلت کا انکار کردے۔ یا شک کرے۔ یا سوچے۔ تو دشمن اہلبیتؑ ہوجائے۔؟)

۲۔ (دوسری ذلت) ''دشمن اہلبیتؑ ظاہر ہوجاتا ہے کہ وہ نسل حرام ہے۔''

رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ:

یا علیؑ : آپ سے محبت وہ کرے گا جسکی ولادت پاک ہوگی۔ (حلال زادہ)۔

یا علیؑ : آپ سے بُغض وہی رکھے گا جسکی ولادت میں خباثت ہوگی۔ (حرام زادہ)۔

یا علیؑ : آپ سے محبت کوئی نہیں کرے گا۔ سوائے مومن کے۔

یا علیؑ : آپ سے دشمنی کوئی نہیں کرے گا سوائے کافر اور منکر کے۔

(غایۃ المرام۔ جلد۔ ا۔ حدیث۔ ۶۶۔ ص۔ ۲۷۹۔ مدینۃ لمعاجز۔ ج۔ ا۔ حدیث۔ ۷۰۔ القطرہ۔ جلد۔ ا۔ ص۔ ۱۴۹۔ بحار الانوار۔ ج۔ ۳۹۔ حدیث۔ ا۔)

تبصرہ :

دنیا میں ایسی کوئی خون کی لیباٹری نہیں ہے۔ جو خون ٹیسٹ کر کے بتائے کہ یہ خون حلالی ہے یا حرامی ہے۔ بس ایک ذات ہے جسکاؑ نام لیتے ہی حلالی اور حرامی خون کا پتہ چل جاتا ہے۔ کسی محفل میں یا علیؑ مدد کی صدا لگتے ہی کچھ کے چہرے (خوش) کھل جاتے ہیں۔ اور کچھ کے چہرے بجھ جاتے ہیں۔ ایک ہی لمحے میں حلال زادہ اور حرام زادہ کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور مومن کا اور کافر و منکر کا بھی اظہار ہوجاتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے کسی مذہب اور فرقے کی پابندی نہیں لگائی ہے۔ جو بھی مولا علیؑ

سے محبت کرے گا۔ وہ مومن اور حلال زادہ ہے۔ اور جو بھی دشمنی اور بغض رکھے گا۔ چاہے سید ہو یا امتی ہو۔ اعلم ہو یا جاہل ہو۔ مجتہد ہو یا متقلد ہو۔ اور کوئی بھی ہو۔ وہ کافر و منکر اور حرام زادہ ہے۔

۳۔ (تیسری ذلت) ''دشمن اہلبیتؑ کے سارے اعمال حبط (ختم) ہوجاتے ہیں۔''

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

اے لوگو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ستر (70) انبیاء کے اعمال بجالائے وہ اس وقت تک بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ جب تک علیؑ اور اس کے بچوں سے محبت نہ رکھتا ہو۔

(القطرہ۔ جلد۔۳۔ اردو۔ صفحہ۔۳۹۲۔ بحارالانوار۔ جلد۔۲۷۔ ص۔۱۹۶۔ الروضۃ الفضائل۔۱۴۷)

تبصرہ :

معصوم انبیاءؑ جو اپنی امت کو اللہ تعالی کی عبادت سکھانے آتے ہیں۔ انؑ کی اپنی عبادت کیسی ہو گی۔ بلکہ ستر (70) انبیاء کے مکمل اعمال (کئی شہید بھی ہوئے) بجا لانے کے بعد بھی کوئی شخص جنت نہیں جا سکتا ہے اگر مولا علیؑ اور انکےؑ بچوں سے محبت نہیں ہے۔ یعنی اہلبیتؑ کی محبت ستر (۷۰) انبیاء کے اعمال پر بھاری ہے۔ جب ستر (۷۰) انبیاء کے اعمال اہلبیتؑ سے محبت کرنے کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ہماری نمازوں کی کیا اہمیت ہے۔ اور مولوی اہلبیتؑ کی محبت سے زیادہ نماز و روزہ کی تلقین کرتا رہتا ہے۔ اہلبیتؑ کی محبت میں بپا ہونے والی مجلس و عزاداری کو رکوا کر اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے نماز کی جانب لے جاتا ہے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ! اگر اسقدر طویل سجدے کرے کہ اسکی گردن جدا ہو جائے۔ اللہ تعالی اس وقت تک توبہ قبول نہیں کرے گا۔ جب تک اہلبیتؑ کی ولایت اسکے پاس نہ ہوگی۔

(تفسیر قمی۔ جلد۔۱۔ ص۔۲۴۳۔ معانی الاخبار۔ ص۔۲۰ القطرہ۔ جلد۔۱۔ ص۔۷۹)

تبصرہ :

وہ کتنا طویل و عظیم سجدہ ہوگا کہ وہ مر جائے اور خاک ہو جائے۔مٹی ہونے کے بعد گردن ڈھلک جائے۔اللہ کی محبت اور عبادت میں جان دے دی۔مگر اسکی توبہ قبول نہیں ہو رہی ہے۔یعنی اللہ تعالی اپنی محبت سے زیادہ اہلبیتؑ کی ولایت کو اہمیت دے رہا ہے۔اپنے اس فرمان کو یقینی بنانے کے لئے مولا علیؑ کو خدا کی قسم کھانا پڑ رہی ہے۔اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ میری محبت اور عبادت بے کار ہے۔اگر اہلبیتؑ کی ولایت نہیں ہے۔اور مولوی کہتا ہے کہ یہ اذان کا جز نہیں ہے۔اور تشہد میں انکیؑ ولایت کی گواہی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (ہدایت ہے عقل والوں کے لے۔)

نتیجہ :۔

اللہ کی زبان (لسان اللہ) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ وہ ہے جو اہلبیتؑ کی ولایت اور انکیؑ محبت۔اور انکےؑ دشمنوں سے برائت (تبراء) کو لازم قرار دے۔اسکے علاوہ کوئی اللہ نہیں ہے۔ یہی توحید کی معرفت ہے۔اور اسکی معرفت وہی کرا سکتا ہے جو توحید کے مقام پر ہو۔اور محمدؐ و آل محمدؐ کے علاوہ کون ہے جو اس مقام پر ہے۔؟ اور جب ان کاؐ مقام توحید کا مقام ہے۔تو انکیؑ معرفت بھی صرف توحید کرا سکتی ہے۔سرکار صادقؑ فرماتے ہیں کہ :

''اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم پہچانے نہ جاتے اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا'' (التوحید۔صفحہ۔۲۴۲)

''اللہ تعالی اور محمدؐ و آل محمدؐ کو اگر کوئی اس طرح سے نہیں پہچانتا۔تو وہ کسی غیر کو جانتا ہے۔''

(اور مولوی اللہ اور اہلبیتؑ کی معرفت نہیں کراتا ہے۔بلکہ خود ولی بن جاتا ہے۔اور اپنی ولایت کو اللہ کی ولایت کہتا ہے۔اور اکثر مومنین اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔)

میرا سوال یہ ہے کہ اسم ''اللہ'' کی معرفت جو امام معصومؑ نے کرائی ہے۔ہمیں یہ بات منبر سے کیوں نہیں بتائی جاتی۔؟ انکیؑ ولایت کے بارے میں فقہاء خاموش کیوں ہیں۔؟ ولایت جو

اصول دین وفروع دین کی اصل (بنیاد) ہے۔اسکی تبلیغ کیوں نہیں ہے۔؟ قرآن میں جہاں کہیں بھی لفظ دین استعمال ہوا ہے۔قرآن اورقول ِ رسولؐ اورائمہ معصومینؑ سے۔اس سے مراد ولایت ہے۔وہ ولایت جو جنت کی ضمانت ہے۔اس سے دور کیوں رکھا جارہا ہے۔؟اکثر مومنین کو ولایت کا مطلب ہی نہیں معلوم ہے۔؟ اگر مولوی کے چکر میں پڑے رہے تو مولوی خود ولایت تو کیا۔اللہ کی بھی معرفت نہیں رکھتا۔

مولوی کہتا ہے کہ اللہ اکبر کا مطلب ہے کہ۔سب سے بڑا اللہ ہے۔

اور امام معصومؑ فرماتے ہیں :۔

جمیع بن عمیر سے امام جعفر صادقؑ نے پوچھا کہ۔اللہ اکبر کیا چیز ہے ۔؟

راوی نے جواب دیا :۔ اللہ سب سے بڑا ہے ۔

مولاؑ نے فرمایا۔ کیا اللہ کے مقابلے میں کوئی ایسی چیز ہے کہ اللہ اس سے بڑا ہے۔؟

راوی نے پوچھا ۔ تو پھر وہ کیا ہے ۔؟

آپؑ نے فرمایا اللہ اس بات سے بلند (اکبر) ہے کہ اس کے اوصاف بیان کئے جاسکیں۔

پھر ایک اورجگہ فرمایا :۔جب کوئی شے نہیں تھی۔صرف اللہ تھا۔تو اللہ کس سے بڑا تھا۔کیا وہ اسوقت اکبر نہیں تھا ۔؟

(معانی الاخبار۔اردو۔صفحہ ۵۰۔ التوحید ۔صفحہ ۲۶۲۔شیخ صدوق۔المتوفی۔۳۸۱ھجری)

مولوی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔دو نہیں ہے۔وہ عدد کا ایک بتا رہا ہے۔

اور مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ۔اللہ بغیر عدد کے واحد ہے ۔اسکا شمار کسی بھی جنس سے نہیں کیا جاتا۔

(التوحید۔۶۳) یہ صرف مثالیں ہیں۔حالانکہ ان مولویوں نے سارے دین کے ارکان میں گڑبڑ کی ہے۔اللہ نے اپنی معرفت کے لئے محمدؐ وآل محمدؐ کو خلق فرمایا۔اوراللہ کی معرفت صرف ان سے ہی مل

سکتی ہے۔کسی مولوی سے نہیں۔اور اللہ کی معرفت کیلئے ہمارا مولا اور آقا امام زمانہؑ موجود ہے۔اگر شیطان غائب رہ کر بہکا سکتا ہے۔تو اللہ کی حجتؑ اور اسکا ولیؑ غیبت میں کیا ہدایت نہیں دے سکتا ہے ۔؟ بس ایک دفعہ آنکھیں بند کر کے خلوصِ دل کے ساتھ تصور میں اپنے آپ کو انؑ کے سامنے پیش کریں ۔اور ہدایت مانگیں۔پھر دیکھیں۔" مولاؑ کا کام ہی ہدایت دینا ہے ۔"

اللھم صل علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

آخر میں درخواست ہے کہ جو ان احادیث کی تبلیغ کر سکتے ہیں ۔ضرور کریں۔اور اسے پھیلائیں۔کیونکہ امام جعفر صادقؑ سے راوی نے سوال کیا کہ ایک شخص آپکیؑ احادیث روایت کرتا ہے اور اسے لوگوں میں مشہور کرتا ہے۔اور لوگوں کے اور آپکےؑ شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے ۔دوسرا شخص عبادت گزار ہے مگر وہ آپکیؑ احادیث کو روایت نہیں کرتا ہے۔ان میں کون افضل ہے۔ مولاؑ نے فرمایا۔"ہماریؑ احادیث کو روایت کرنے والا اور ہمارےؑ شیعوں کی قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔" (اصول الکافی جلد۔ا۔ص۔۷۳) انکےؑ احادیث سے اگر ایک شخص کی اصلاح ہو جائے تو یہ عمل ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔آیئے اللہ تعالی سے تجارت کریں۔

آخر میں اختتام مولا علیؑ کی اس حدیث سے کرتا ہوں کہ : ۔

" بعض لوگ ایسے ہیں اگر ہم انھیں تلواروں سے ریزہ ریزہ بھی کر دیں۔تو انکی محبت اور بھی بڑھے گے۔اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر ہم انھیں پاکیزہ شہد بھی کھلا دیں۔تو ان میں ہمارے لئے بغض ہی بڑھے گا۔" (دمعتہ الساکبہ)

صلوات بر محمدؐ و آل محمدؐ اور لعنت بر مقصرین

nasirbadami@hotmail.com

”وما قدروا اللہ حق قدرہ“

”انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی۔جو اس کی قدر کا حق تھا۔“

(سورہ انعام آیت۔۹۲)

حقیقتِ اسم ِ اللہ